REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۹ نبوت ۱۳۳۷ ہش ۲۹ نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۷۶

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

### کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ نومبر۔ جیسا کہ ۲۷ نومبر کی شائع شدہ اطلاع سے ظاہر ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

# جنوب مشرقی ایشیا کے آزاد ممالک کو معیارِ زندگی بلند کرنے میں مدد دینا بہت ضروری ہے

## "ہم فوجی امداد کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دیتے رہے ہیں" مسٹر ڈلس کا اعلان

واشنگٹن ۲۸ نومبر۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ جنوب مشرقی ایشیا کے آزاد ممالک کو اپنے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے میں مدد دینا نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ہم اب تک اقتصادی امداد کی بجائے فوجی امداد پر زیادہ زور دیتے رہے ہیں۔ مسٹر ڈلس نے کہا جب تک ان ممالک میں اقتصادی ترقی کی رفتار تیز نہیں ہوگی۔ اس وقت تک ان علاقوں کے کمیونسٹ ہو جانے کا امکان دور نہیں ہوگا۔ لوگ اقتصادی جمود کو برداشت کرنے کی بجائے اس امر کو ترجیح دیں گے کہ وہ کمیونزم اختیار کر لیں۔ انہوں نے کہا لیکن یہ ضروری ہے کہ معیار زندگی کو بلند کرنے کی جدوجہد خود ان ممالک کے عوام کریں ان کی مساعی کو کامیابی سے ممکن کرنے کے لئے ہم اقتصادی امداد کے رنگ میں دست تعاون دراز کر سکتے ہیں۔

انہوں نے اس بارہ میں شبہ ظاہر کیا کہ ان ممالک میں ترقی کی رفتار وہی ہو سکتی ہے جو بالعموم کمیونسٹ ممالک میں ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ کمیونسٹ اپنے ماتحت علاقوں میں وسیع پیمانے پر غلام مزدوروں کو کام پر لگانے اور ان سے اندھا دھند کام لینے کے عادی ہیں۔ اس قسم کے حربے انسانی وقار کی تذلیل کے مترادف ہیں۔ اور انسان کو جانور بننے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ اس امر کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ آزاد ایشیائی اقوام اس قسم کے طریقوں سے کام لے کر اپنی اقتصادی حالت کو سدھارنے کی کوشش کریں۔ انسانیت کا وقار بحال رکھنا ہر حال میں ضروری ہے۔

## پاکستان اخباری کاغذ کے لحاظ سے بہت جلد خود کفیل ہو جائیگا

### کھلنا میں زیرِ تعمیر کارخانہ اگلے سال کے وسط تک کام شروع کر دیگا

کراچی ۲۸ نومبر۔ کھلنا میں اخباری کاغذ کا جو کارخانہ زیر تعمیر ہے۔ وہ اگلے سال مئی میں کام شروع کر دے گا۔ خیال ہے کہ اس کارخانے کے پوری طرح مکمل ہو جانے پر پاکستان اخباری کاغذ کے لحاظ سے پوری طرح خود کفیل ہو جائے گا۔ بلکہ توقع ہے کہ ملکی ضروریات پوری ہونے کے بعد کاغذ برآمد بھی کیا جا سکے گا۔ ابتداءً کارخانے میں ہر سال ۲۳ ہزار ٹن اخباری کاغذ اور بارہ ہزار ٹن مکینکل کاغذ پیدا ہوگا۔

کارخانے کی عمارت قریباً مکمل ہو چکی ہے علاوہ ازیں نصف سے زیادہ مشینری بیرونی ملکوں سے درآمد کر کے نصب کی جا چکی ہے۔ اس امر کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ خام مال کی فراہمی میں کوئی دقت پیش نہ آئے سندر بن کے جنگلات میں ایک خاص قسم کی لکڑی کا انتخاب کیا گیا ہے۔ جس سے اخباری کاغذ اور مکینکل کاغذ بآسانی تیار ہو سکے گا۔

### ہنگامی حالات کی میعاد میں توسیع

کولمبو ۲۸ نومبر۔ حکومت لنکا نے ملک میں ہنگامی حالات کی میعاد میں مزید ایک ماہ کی توسیع کر دی ہے۔ لنکا میں ۷ ماہ قبل ہنگامی صورت حال کا اعلان کیا گیا تھا۔

## سوڈان کے لئے امریکی امداد

قاہرہ ۲۸ نومبر۔ مصری اخبار "الراعی العالم" کی رپورٹ کے مطابق وزیر اعظم سوڈان مارشل ابراہیم عبود نے کہا ہے کہ ہمیں اصولاً امریکہ کی اقتصادی امداد منظور ہے۔ مصری اخبار الاہرام کی رپورٹ کے مطابق مارشل ابراہیم عبود نے کہا۔ میں مشرقی یا مغربی طاقتوں کی طرف سے ہر امداد قبول کرنے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ یہ امداد غیر مشروط ہو۔ اور سوڈان کے معاملات میں مداخلت کر کے ہماری آزادی کو خطرہ میں نہ ڈالا جائے۔

## بحری جہاز ڈوبنے سے اکتالیس افراد ہلاک

رنگون ۲۸ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ گزشتہ ہفتے جزیرہ مولمین وتیمو وئے کے درمیان ایک چھوٹا بحری جہاز آگ لگنے سے ڈوب گیا۔ اس حادثہ میں ۴۱ افراد ہلاک ہو گئے۔

## ترانے اور پرچم کی عظمت کے متعلق ہدایات

لاہور ۲۸ نومبر۔ مغربی پاکستان کے محکمہ تعلیم نے ایک گشتی مراسلے کے ذریعہ تمام ملحقہ محکموں۔ علاقائی ڈائریکٹروں اور مدارس کے انسپکٹروں اور تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ طلباء کو قومی ترانے اور قومی پرچم کی اہمیت اور برتر حیثیت سے پوری طرح آگاہ رکھیں گشتی مراسلے میں محکمہ تعلیم کے افسروں اور سکولوں کے انسپکٹروں سے کہا گیا ہے کہ وہ اس امر کی طرف پوری توجہ دیں کہ طلبہ قومی پرچم کا پوری طرح احترام کریں۔ قومی ترانہ حفظ کریں اور ٹھیک دھن کے مطابق اسے پیش کریں۔

## ۵۰۷ دعاوی واپس لئے جا چکے ہیں

کراچی ۲۸ نومبر۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اب تک تمام ملک میں متروکہ جائداد کے لئے ساڑھے سات سو دعاوی واپس لئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ جن دعویداروں نے اپنے کلیموں پر نظر ثانی اور ان کی مالیت میں تخفیف کی درخواستیں دی ہیں۔ ان کی تعداد ۵۲۵ ہے۔

مغربی پاکستان میں واپس لئے جانے والے دعاوی کی تعداد تین سو پچاسی ہے۔ تین سو بیالیس دعاوی کے سلسلہ میں تخفیف مالیت کی درخواستیں دی گئیں۔

## افغانستان اور لنکا نے سوڈانی حکومت تسلیم کر لی

کابل ۲۸ نومبر۔ کل یہاں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ حکومت افغانستان نے سوڈان کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ کولمبو میں بھی آج اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لنکا نے سوڈان کی نئی حکومت تسلیم کر لی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ نومبر ۱۹۵۸ء

# خدا اور رسول کا حکم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ فرمودہ ۷ نومبر ۱۹۵۸ء الفضل مورخہ ۲۵؍۱۱ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ ہماری راہنمائی کے لئے اصل چیز اول قرآن کریم ہے۔ اور اس کے بعد سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ ان دونوں کے بعد حدیث کا درجہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک نہایت اعلیٰ معیار یہ بتایا ہے۔ کہ بعض دینی باتوں میں فقہا کا بڑا بڑا اختلاف ہے۔ مگر قرآن وسنت کے بارے میں کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ ایسی باتیں قدر مشترک کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے ان باتوں کے مطابق عمل کرنا ہی صحیح طریق ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"ہمارا طریق یہ ہے کہ سب سے پہلے قرآن کریم کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔ اور جب قرآن کریم میں کوئی بات نہ ملے۔ تو پھر اسے حدیث سے تلاش کیا جائے اور جب حدیث سے بھی کوئی بات نہ ملے تو پھر استدلال امت کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔ یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا طریق تھا۔ اسی لئے آپ نے فرمایا۔ کہ ہمارا مسلک حنفی ہے (ریویو مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی) حضرت امام ابو حنیفہؒ کے ایک شاگرد کے متعلق آتا ہے۔ کہ انہوں نے لکھا کہ اگر کوئی شخص شافعی ہے تو حنفی جج کا فرض ہے کہ اس کے مقدمہ کا فیصلہ شافعی فقہ کے مطابق کرے۔ اور اگر کسی اور فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ تو اس کے مطابق فیصلہ کرے۔ سوائے اسکے مدعی اور مدعا علیہ کے عقیدوں میں اختلاف ہو۔ ایسی صورت میں اگر ان کا معاملہ اپنی جماعت کے سامنے آئے گا۔ تو ان کے بارہ میں جماعتی فیصلہ مانا جائے گا۔ اگر ان کا معاملہ سرکاری عدالت میں جائے گا۔ تو جو سرکاری قانون ہے وہ مانا جائیگا کیونکہ جب فریقین مختلف العقیدہ ہوں تو یہ سمجھ جائے گا۔ کہ ان کے مابین جو تصفیہ ہوا تھا۔ وہ قانون کے مطابق ہوا تھا

پس مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن اور پھر حدیث کے مطابق اپنے جھگڑوں کے فیصلے کریں۔ حدیث پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنت کو مقدم رکھا ہے۔ کیونکہ حدیث میں یہ شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ نہ معلوم وہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے یا نہیں۔ مگر سنت تو وہ ہے جو تمام امت میں چلی آتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے سیکھا۔ اور صحابہؓ سے تابعین نے سیکھا۔ اور تابعین سے تبع تابعین نے سیکھا۔ اسی طرح آج تک برابر اس پر امت محمدیہ عمل کرتی چلی آ رہی ہے۔ مثلاً نکاح ہے نکاح کی تفاصیل قرآن کریم میں درج نہیں۔ لیکن نکاح سارے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے چاہے وہ خارجی ہوں حنفی ہوں۔ شیعہ ہوں۔ یا کسی اور فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں یعنی نکاح کے بغیر چاہے وہ کسی قسم کا ہو چاہے اس کا نام متعہ ہی رکھ لو۔ کوئی عورت رکھنی ناجائز سمجھی جاتی ہے۔ گویا قدر مشترک سنت کو کہتے ہیں۔ روایت کے متعلق اختلاف ہو سکتا ہے کہ اس کا راوی قوی تھا یا ضعیف۔ مگر سنت کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ سب لوگوں کے درمیان بطور قدر مشترک کے پائی جاتی ہے۔ مثلاً لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ شیعہ بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ سنی بھی یہی کہتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ خارجی بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ یہ قدر مشترک ہے اور سنت ہے۔ اور یہ قرآن کریم کے بعد درجہ رکھتی ہے کیونکہ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے جو ثابت شدہ ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ثابت شدہ عمل بہرحال امت کے اقوال اور فتووں سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ امت کے علماء خواہ کتنے بڑے ہو جائیں وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ اور ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ فلاں بات میں علماء نے غلط کہا ہے۔ مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی کی ہے۔"

یہ درست ہے کہ ہمارے علماء نے اخذ مسائل میں بڑی بڑی محنتیں کی ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ اکثر اس کاوش میں باہم بڑے بڑے اختلافات بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ اور باوجود اسکے کہ ہمارا خدا ایک ہمارا رسول ایک کتاب ایک ہے۔ محض فقہ کے اختلافات کی وجہ سے بہت سے فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ آج فقہ کی بناء پر بڑے بڑے فرقے چار اماموں کے مقلد ہیں۔ جو ایک دوسرے سے فقہی معاملات میں جھگڑتے چلے آئے ہیں۔ فقہ بذات خود ایک اچھی چیز ہے۔ لیکن مختلف فقہی مکاتب کے باہمی اختلافات کی وجہ سے بعض نہایت تلخ واقعات ہوتے رہے ہیں۔ ہر ایک اپنے امام کی رائے کو صائب اور بہترین رائے سمجھتا ہے۔ اور اس پر اتنا غلو کرتا ہے کہ دوسرے امام کی رائے پر غور کرنا بھی جائز نہیں سمجھتا۔ اور اس اختلاف کی بناء پر ایک دوسرے کو کافر ومرتد کہہ دیا جاتا ہے۔

حالانکہ خود ان اماموں کی آپس میں اختلافات کبھی ان کے درمیان باعث نزاع نہیں ہوا۔ چنانچہ وہ ہمیشہ اس بات پر زور دیتے رہے ہیں۔ کہ یہ ہماری رائے ہے کوئی اس پر عمل کرے یا نہ کرے۔ اس کو اختیار ہے۔ لیکن ان کے پیرو اس رواداراانہ رائے کو فراموش کر دیتے ہیں۔ اور ذرا ذرا سے اختلافات پر باہم گتھم گتھا ہو جاتے ہیں۔

اگر اسلامی تاریخ پر غور کیا جائے تو مسلمانوں کے باہمی تنازعات کی بنیاد زیادہ فقہی اختلافات ہی پر رہی ہے جس نے اسلام کی صفوں میں انتشار پھیلا دیا ہے۔ چنانچہ انہی اختلافات کو رفع کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہماری توجہ اس بات کی طرف دلائی ہے۔ کہ ہم فقہی اختلافات کو نظر انداز کر دیں۔ اور قرآن سنت اور حدیث پر حسب مراتب اعتماد کریں۔ اس طرح تمام تفرقات ہموار ہو سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے محولہ بالا خطبہ میں اسی لئے وضاحت فرمائی ہے کہ "اگر کوئی سنت مل جائے تو وہ قدر مشترک ہوگی اور وہ بہرحال کسی ایک فقیہ کے کلام سے زیادہ قابل قبول ہوگی۔ کیونکہ اس میں شیعہ سنی۔ خارجی۔ حنفی۔ شافعی۔ حنبلی اور مالکی وغیرہ سارے متفق ہونگے۔ اور چونکہ قدر مشترک میں سارے امام اکٹھے ہو جائیں گے۔ اس لئے ان کی بات زیادہ صحیح سمجھی جائے گی اور وہی قابل عمل قرار پائے گی۔ اور جو شخص اس کو چھوڑے گا وہ گویا ایک قسم کے اجماع

(باقی صفحہ ۸ پر)

# سیلون میں تبلیغِ اسلام

## ۳۴۲۵ میل کا تبلیغی و تربیتی سفر۔ غیر مسلموں میں لٹریچر کی تقسیم۔ تین زبانوں میں اخبار کی وسیع اشاعت

### ایک نئی جماعت کا قیام۔ ۵ افراد کا قبول اسلام

(از مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب شاہد بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

### تبلیغی دورے

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار سات بار شہر Negambo جماعت کی تربیتی میٹنگ اور خطبات جمعہ کے لئے گیا۔ آخری بار ہفتہ واری تربیتی میٹنگ کا افتتاح کیا۔ یہ میٹنگ کرفیو لگنے کی وجہ سے بند کرنی پڑی۔

جماعت نیگمبو میں باقاعدہ درس قرآن کا انتظام ہے۔ نیز بچوں بچیوں کو قرآن ناظرہ پڑھانے کا انتظام ہے۔ لجنہ اماء اللہ اپنے حلقہ میں کام کر رہی ہے۔ اس کے اجلاس ہفتہ وار ہوتے ہیں۔

ایک مرتبہ کولمبو کے مغربی ساحلی شہر Kalutura کا دورہ کیا۔ وہاں مسلم سوشل ورکر اور مسلم سکول کے ماسٹروں سے ملاقات کی۔ اور ان کو لٹریچر پیش کیا۔ ایک دن کے قیام میں وہاں کے مجلسی اور دینی حالات کا جائزہ لیا۔ خدا کے فضل سے مسلم تعلیم یافتہ طبقہ میں بیداری پائی جاتی ہے۔ ایک دوست جو جماعت سے دلچسپی رکھتے ہیں جماعتی کاموں میں حصہ لے رہے ہیں۔

مغربی ساحل پر دوسرا بڑا شہر Dargah Town ہے۔ یہ مسلم آبادی کا شہر ہے۔ کسی وقت یہ جگہ شرک کا مرکز تھا۔ یہاں پر ایک بزرگ کی قبر ہے۔ اب اس جگہ تعلیمی ادارے۔ مسلم سکول۔ گرلز ٹیچر ٹریننگ کالج کھل گئے ہیں۔ اس جگہ ایک بار ایک عزیز کی وفات پر جانا پڑا۔ دوسری بار اس جگہ کا دورہ ایک اور صاحب کے ہمراہ کیا۔ متعدد طلباء۔ اساتذہ۔ اور ایک مسلم ڈاکٹر کو اسلامی لٹریچر تقسیم کیا۔

ایک بار کولمبو سے Thikariya کا دورہ کیا۔ جہاں تعلیم یافتہ طبقہ اور مسلم اساتذہ سے ملا۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک جگہ کے مالک سے ملاقات کی۔ ایک گھنٹہ ان کو تبلیغ کی۔

اسی دورہ میں مسلم آبادی کے شہر Parsayala میں بھی گیا۔ مشہور اور سوشل ورکرز سے ملاقات کی۔ اس جگہ کچھ احمدی دوست بھی مقیم ہیں جہاں ہی میں ایک احمدی دوست کا بطور انگلش ٹیچر تقرر ہوا ہے جس کی وجہ سے احمدی احباب کو ایک خاص تقویت حاصل ہوئی ہے۔ اور مقامی احباب میں صداقت کی جستجو اور تڑپ پیدا ہو رہی ہے۔

Hemmatagama اندرون ملک میں براستہ Kandy کے قریب بڑی شاہراہ پر یہ مقام واقع ہے۔ یہاں پر متعدد دوروں میں مسلم طلباء۔ اساتذہ۔ علماء سے تبادلہ خیالات کیا۔ وسیع پیمانے پر لٹریچر کی تقسیم کی۔ متعدد احباب اس جگہ مشن کا تامل اخبار ماہوار مطالعہ کرتے ہیں۔

ایک بار کولمبو کے شمالی ساحلی شہر Puttalan کا دورہ ایک احمدی دوست کی معیت میں کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال یہاں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اس دورہ میں خاکسار نے متعدد افراد سے ملاقات کر کے لٹریچر تقسیم کیا۔ ۳۰ دکانداروں کو سلسلہ کے عقائد کی کتب قیمت پر فروخت کیں۔ اپنے اخبار کے لئے اس دورہ میں ۲۰ خریدار مہیا کئے۔ علاوہ اس کے شہر کے معززین اور جامع مسجد کے ٹرسٹی سے ملا۔ اور سنجیدہ ماحول میں ہمدردانہ گفتگو ہوتی رہی۔ مسٹر اسماعیل سیلون پارلیمنٹ کے سپیکر اسی شہر کے رہنے والے ہیں۔ بر وز اتوار ان سے ملاقات کی۔ آپ وسیع الحوصلہ و سنجیدہ طبقہ میں سے ہیں۔ نیز اس جگہ کے عربی کالج کے پرنسپل سے ملاقات کی۔

### کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صدق و وفا

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدق و وفا دیکھئے۔ آپ نے ہر ایک قسم کی بد تحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے لیکن پرواہ نہ کی یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی۔ یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً (س ۲۲) ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسولؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم درود و سلام بھیجو نبیؐ پر۔

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انکی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپکی روح میں وہ صدق و وفا تھا۔ اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اسقدر پسندیدہ تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے یہ حکم دیا۔ کہ آئندہ لوگ شکر گذاری کے طور پر درود بھیجیں۔ آپکی ہمت و صدق وہ تھا کہ اگر ہم اوپر یا نیچے نگاہ کریں۔ تو اس کی نظیر نہیں ملتی خود حضرت مسیحؑ کے وقت کو دیکھ لیا جاوے۔ کہ انکی ہمت یا روحانی صدق و وفا کا کہاں تک اثر انکے پیروؤں پر ہوا۔ ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایک بدروش کو درست کرنا کسقدر مشکل ہے عادات راسخہ کا گنوانا کیسا محالات سے ہے لیکن ہمارے مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہزاروں انسانوں کو درست کیا۔ جو حیوانوں سے بدتر تھے بعض ماؤں اور بہنوں میں حیوانوں کیطرح فرق نہ کرتے تھے یتیموں کا مال کھاتے۔ مردوں کا مال کھاتے بعض ستارہ پرست بعض دہریہ، بعض عناصر پرست تھے۔ جزیرہ عرب کیا تھا ایک مجموعہ مذاہب اپنے اندر رکھتا تھا۔ اس سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ قرآن کریم ہر ایک قسم کی تعلیم اپنے اندر رکھتا تھا۔ ہر ایک غلط عقیدہ یا بری تعلیم جو دنیا میں ممکن ہے اسکے استیصال کے لئے کافی تعلیم اس میں موجود ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عمیق حکمت و تصرف ہے۔

چونکہ کامل کتاب نے آکر کامل اصلاح کرنی تھی ضرور تھا کہ اسکے نزول کے وقت اسکے جائے نزول میں بیماری بھی کامل طور پر ہو۔ تاکہ ہر ایک بیماری کا کامل علاج مہیا کیا جاوے سو اس جزیرہ میں کامل طور سے بیمار (لوگ موجود) تھے اور جن میں وہ تمام روحانی بیماریاں موجود تھیں جو اس وقت یا اسکے بعد آئندہ نسلوں کو لاحق ہونیوالی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ قرآن شریف نے کل شریعت کی تکمیل کی۔ دوسری کتابوں کے نزول کے وقت نہ یہ ضرورت تھی نہ ان میں ایسی کامل تعلیم ہے۔ (ملفوظات ج ۳ ص ۳۶-۳۷)

### ماہِ رمضان کی خاص مصروفیات

رمضان کے بابرکت ایام میں جماعت کے احباب نے روزے رکھے۔ فدیہ دینے والے حضرات نے فدیہ دیا۔ قربانی، صدقہ و خیرات اور زکوٰۃ پر زور دیا گیا۔ جس میں انفرادی طور پر احباب نے مسابقت کی روح دکھائی۔ روزانہ نماز تراویح کا اہتمام کولمبو اور نیگمبو میں کیا گیا درس قرآن کریم روزانہ بعد از تراویح۔۔ محمد شاہ صاحب نیگمبو مسجد میں دیتے رہے۔ اسی درس میں جماعت کے مرد و زن شامل ہوتے رہے ہر اتوار کو کولمبو میں ایک گھنٹہ درس کا اہتمام رہا۔ بعد از درس مخیر احباب نے روزہ داروں کے روزے کھلوائے۔ آخری دن لمبی دعا ہوئی خدا تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطاء فرمائے۔

اختتام صیام سے قبل فطرانہ مرکزی طور پر مستحق احباب میں تقسیم کیا گیا۔

### عیدین

تین مقامات پر عیدین کی نماز ادا کی گئی تمام ممبران و ممبرات شامل نماز ہوئیں۔ عید الاضحیہ پر جماعت کے احباب نے قربانی پیش کی بکرے اور بکرے ذبح کئے گئے تقسیم قربانی کا انتظام بھی کیا گیا۔

### میٹنگ

عرصہ زیر رپورٹ میں جماعت کی تربیت اور ان کے ذہنوں میں اسلام اور احمدیت کے تاریخی واقعات کو اجاگر کرنے کے لئے بعض ضروری اجلاس کئے گئے۔

## یوم مصلح موعود

۲۳ر فروری بروز اتوار کو مشن میں جماعت کا اجلاس ہوا۔ جس میں مقررین نے پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت اور حضرت مصلح موعود کی برکات پر تقاریر کیں۔

پیشگوئی کے اصل الفاظ کا تامل ترجمہ پڑھ کر سنایا گیا۔ خاکسار نے اس پیشگوئی کی اہمیت اور اس کی برکات پر نصف گھنٹہ تقریر کی۔ جلسہ کامیابی کے ساتھ مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں بعد از دعا ختم ہوا۔ غیراز جماعت احباب بھی جلسہ میں شریک ہوئے

اسی طرح جماعت نگمبو میں بھی مصلح موعود ڈے پر جلسہ کیا گیا۔

## یوم خلافت

۲۷ر مئی کو یوم خلافت تھا۔ لیکن جماعت کے احباب کی سہولت کی خاطر ۲۵ر مئی بروز اتوار یہ جلسہ مشن ہاؤس میں کیا گیا۔ نو احباب نے تقاریر کیں۔

مکرم فضل الٰہی صاحب نے انگریزی میں تقریر کی۔ باقی سب تقاریر تامل زبان میں ہوئیں۔ یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ پریذیڈنٹ ٹی اے احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔

## جلسہ سیرت النبی صلعم

۲۶ر ستمبر بروز جمعہ ۵ بجے شام مشن ہاؤس میں جماعت احمدیہ کولمبو کا جلسہ سیرت النبی ہوا یہ جلسہ مرکزی پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں ہوا۔ چار مقررین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں "رحمت للعالمین" کے موضوع پر مکرم ٹی اے احمد صاحب نے تقریر کی۔ مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب نے "آپ بنی نوع انسان کے لئے کامل نمونہ تھے" کے موضوع پر خیالات کا اظہار کیا۔ علاوہ ازیں اس جلسہ میں مکرم سید علی صاحب اور آئی محمود صاحب نے بھی تقاریر کیں۔ جلسہ میں بیرونی جماعتوں کے ممبر بھی تشریف لائے

## مشن کی ڈاک

عرصہ زیر رپورٹ میں ۷۰۰ صد احباب کے خطوط کے جوابات لکھے گئے۔ جن میں لوکل اور بیرون جات کی ڈاک بھی شامل ہے۔ اسلام اور احمدیت کے بارے میں سوالات کے جوابات مفت لٹریچر اور کتب کے مطالبہ کرنے والوں کو کتب اور فری لٹریچر بھجوایا گیا۔ اخبار کے مطالبہ کرنے والوں کے نام اخبار جاری کیا گیا۔

## تربیت اور تعلیمی کلاسز

کولمبو اور نگمبو میں ہفتہ وار تربیتی میٹنگ کا آغاز کیا گیا۔ جس میں درس قرآن۔ درس حدیث اور مسیح پاک علیہ السلام کی کتب کا درس دیا جاتا ہے

کولمبو میں دینی تعلیم کے لئے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ہر اتوار دینیات کلاس جاری کی گئی۔ جس میں مکرم سکرٹری صاحب تعلیم و تربیت اسباق دینے میں خاص سعی فرما رہے ہیں۔

نگمبو میں بچوں بچیوں کو قرآن ناظرہ پڑھانے کے لئے مکرم مرزوق عالم صاحب مقرر ہیں۔ آپ بچوں کو روزانہ ایک گھنٹہ ناظرہ قرآن تامل اور عربی لکھنا سکھاتے ہیں۔ تقریبًا ۳۰ بچے بچیاں ان سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

علاوہ اس کے مکرم عبد المجید صاحب محمد شاہ صاحب اور بشیر احمد صاحب نے بھی کچھ عرصہ بچوں کو دینیات کی تعلیم دی۔

## ایسٹ پراونس مشن

یہ مشن ۱۹۵۵ء سے قائم ہے۔ اس کے نگران مولوی محمد تمیم صاحب ہیں جو اسی علاقہ کے باشندے اور اس مشن کے مبلغ ہیں۔ ہمارا مشن اس علاقہ میں Palamunai میں قائم ہے۔ جہاں جماعت نے زمین خرید کر اپنا مشن ہاؤس تعمیر کیا ہے مشرقی ساحل پر سفر کرنے والوں کے شاہراہ پر نہر واقع ہے۔ جس کی وجہ سے زائرین مشن میں آتے رہے۔ اور ان کو زبانی گفتگو اور لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی صاحب نے ایک ہزار میل سے زائد سفر پیدل۔ بس و گاڑی کے ذریعے مختلف علاقوں میں کیا اور سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا

علاوہ اس کے اپنے علاقہ سے باہر چار مقامات کا تبلیغی و تربیتی سفر کر کے جماعت کے تربیتی نظام کو مستحکم کیا۔

تقریبًا ۲۶ر ستمبر کو ایک پبلک جلسہ میں آپ کو تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سید الانبیاء ہونا اور افضل الرسل ہونا واضح کیا۔ آپ کو دوسری بار بھی تقریر کا موقع ملا۔ آپ نے واضح کیا کہ خاتم النبیین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے خادم اور عاشق ہیں۔

## تقسیم لٹریچر

بذریعہ ڈاک ۱۵۰ افراد تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اپنے علاقہ کے باہر اور ہندوستان کے طالبان حق نے بھی لٹریچر منگوایا ۵۰۰ افراد کو دستی پمفلٹ اور ٹریکٹ دئے گئے ایک مسجد میں مقامی خطیب سے تبادلہ خیالات کیا اس گفتگو کو ۲۰ سے زائد احباب نے دلچسپی کے ساتھ سنا اپنے تبلیغی دورہ میں ایک دوست کی دعوت شادی میں شرکت کی وہاں پر دوسرے مسلم علماء سے تفصیلی گفتگو قرار پائی اور اس طرح انہیں وہاں تبلیغ اور اظہار خیالات کا موقع ملا۔

## میلاد النبی کی رخصت

### متفرق امور

حکومت سیلون نے گذشتہ سال میلاد النبی کی رخصت نہ دینے کا اعلان کیا۔ اس پر مسلمانوں کو تشویش ہوئی۔ ہماری جماعت نے سب سے اول اس بارے میں حکومت کے پاس ریزولیوشن پاس کر کے بھجوایا۔ اور اس ریزولیوشن کی نقل اخبار سیلون ڈیلی نیوز کو بھی بھیجی جو اخبار میں شائع ہوئی۔

بعدہٗ حکومت نے یوم میلاد النبی کی رخصت کا اعلان کر دیا۔

### الوداعی تقریب

ماہ مارچ کے آخری ہفتہ میں ہمارے سیلون مشن کے سابق انچارج مشنری مولوی محمد اسمٰعیل منیر کو ان کی سات سالہ خدمات کے بعد عازم ربوہ ہونے پر جماعت کے احباب نے مختلف اوقات میں انفرادی اور اجتماعی صورت میں الوداعی ایڈریس پیش کئے۔ اور لجنہ اماء اللہ کولمبو اور نیگمبو نے بھی ان کی اہلیہ کو لجنہ اماء اللہ کی خدمات پر ہدیہ تبریک پیش کیا۔

### بیعتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ افراد نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی اس عرصہ میں ایک نئی جگہ جماعت قائم ہوئی جو کولمبو کے ۸۲ میل شمالی جانب ساحل پر شہر ہے۔ آخر میں احباب سے درخواست ہے کہ وہ جزیرہ سیلون میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ خدا تعالےٰ اس مشرک بت پرست بدھ مت کے پیرو ملک کو اسلام کے رنگ میں رنگین کرے اور غیر مسلموں میں اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور خادمان احمدیت کو بااحسن خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔

## جلسہ سالانہ پر آنیوالے مخیر احباب سے

### — درخواست —

ربوہ میں بعض غریب بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں کہ باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے کہ وہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں صاحب استطاعت اور مخیر احباب سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے غریب بھائیوں یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا پرانے پارچات بھجوائیں یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دیکر رسید حاصل کریں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

### درخواست دُعا

میرے مفلوج حصہ میں اکڑاؤ اور احساس سردی کی کیفیت دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ جس سے چلنے پھرنے میں کافی دقت محسوس ہوتی ہے۔ اور طبیعت مشوش ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے (کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان محلہ دار الصدر غربی ربوہ)

## توسیع اشاعت "الفضل" کیلئے دورہ

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو تربیتی اغراض کے علاوہ بالخصوص توسیع اشاعت اخبار الفضل کے سلسلہ میں سندھ کوئٹہ اور کراچی وغیرہ کی جماعتوں میں مرکز کی طرف سے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے مقامی امراء اور دیگر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ محترم خواجہ صاحب سے کماحقہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہونگے

جزاھم اللہ احسن الجزاء (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

# تپدق - ملک کا ایک اہم معاشرتی مسئلہ

(از علاء الدین صاحب عدیم)

تپ دق کو زمانہ قدیم میں ایک انتہائی قابل نفرین اور لاعلاج مرض تصور کیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ دنیا کے پسماندہ ممالک میں آج بھی اس مرض کے خلاف نفرت اور خوف ذہنوں پر مسلط ہے۔

تپ دق کی روک تھام کے سلسلہ میں انیسویں صدی عیسوی میں جو ایجادات ہوئیں ان سے اس مرض پر قابو پانے میں بڑی مدد ملی۔ چنانچہ یورپی ممالک میں گذشتہ چالیس پچاس سال کی مسلسل مساعی۔ علاج معالجہ اور طرز تمدن کی ترقیوں کے باعث اسے تقریباً ختم کیا جا چکا ہے۔ ناروے اور سویڈن میں تو بی۔سی۔جی کے ٹیکوں اور دوسرے انسدادی اقدامات کے ذریعہ اس مرض کو قطعاً نیست و نابود کیا جا چکا ہے۔

طبی دنیا میں یہ نظریہ اب منظر عام پر آچکا ہے کہ تپ دق کوئی ناقابل علاج مرض نہیں خصوصی توجہ اور احتیاطی تدابیر کے ذریعے اس کا قلع قمع کیا جا سکتا ہے۔

ایشیائی ممالک میں یہ مرض کثرت سے پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان میں ایک عام اندازہ کے مطابق ہر سال ۱۲ لاکھ افراد اس مرض میں مبتلا اور دو لاکھ کے لگ بھگ موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

تپ دق کا مرض نظر نہ آنے والے جراثیم کے ذریعہ پھیلتا ہے۔ جو ناقص غذا گندے ماحول۔ غیر صحت بخش رہائشی مکانات اور حفظ صحت کے اصولوں سے عدم واقفیت کے باعث پھلتے پھولتے اور منتشر ہوتے رہتے ہیں۔ اس لحاظ سے تپ دق ایک ایسا خطرناک دشمن ہے۔ جو بظاہر تو کوئی عینی وجود نہیں رکھتا۔ لیکن ہر آن اس گھات میں لگا رہتا ہے کہ موقعہ پاتے ہی ہمیں مغلوب کر ڈالے۔

تپ دق کی یہ حیثیت ہمارے لئے ایک چیلنج کا درجہ رکھتی ہے۔ جسے حکومت اور عوام دونوں کی مشترکہ مساعی کے ذریعہ ہی قبول کیا جا سکتا ہے۔

تپ دق کے معاشرتی وجوہ مثلاً ناقص تغذیہ۔ غیر صحت مند رہائش۔ افلاس وغیرہ کے سدباب کے لئے وسیع پیمانہ پر قومی تعمیر کے منصوبے اور چھوٹے پیمانے پر معیار زندگی کو متاثر کرنے والے دوسرے مختلف النوع اقدامات بتدریج نتیجہ خیز ثابت ہوں گے۔ دوسری طرف مرض کے براہ راست مقابلہ کے لئے ادوی اور صنعت ادویہ کی فراہمی طبی سہولتوں کے وسیع تر انتظامات اور علاج معالجہ کے ترقی یافتہ وسائل اپنا کردار سرانجام دیتے رہیں گے۔ لیکن ان رفاہی اقدامات سے قطع نظر اس مسئلہ کا ایک پہلو یہ ہے۔ کہ ہمارے یہاں اس وقت تک تپ دق کو ایک ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک عوامی تحریک کے ذریعہ اس مرض سے متعلق جہول تعصب اور شدید لاعلمی کو ختم کرنا ضروری ہے۔

اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اگر اس کا پس منظر معلوم کرنے کی کوشش کریں تو معلوم ہوگا کہ اس برصغیر میں فی الاصل تپ دق کا مسئلہ حصول آزادی کے ساتھ ہی تمام دوسرے مسائل کے ساتھ ساتھ کھڑا ہوا تھا چنانچہ ملک کی دوسری مشکلات و عواقب پر قابو پانے کے علاوہ حکومت نے بی۔سی۔جی کے انسدادی ٹیکوں کی ملک گیر مہم کے فوری انتظام تپ دق کے جائزہ کے لئے یورپی ماہرین کی خدمات کے حصول ایکس ریز کی مشینوں اور دیگر تشخیصی و معالجاتی آلات وغیرہ کی فراہمی کا فوراً بندوبست کیا۔ طبی کارکنوں کو بدلے ہوئے حالات کے تحت تیزی سے مناسب تربیت دی گئی۔ اور ڈاکٹروں کو اس مرض کے خصوصی علاج کی تربیت حاصل کرنے کے لئے انگلستان اور ویلز کی درسگاہوں میں بھیج دیا گیا۔ جن طبی کارکنوں کو بڑی تعداد میں بیرونی ممالک میں نہیں بھیجا جا سکتا تھا باہر سے ماہرین کو بلوا کر مقامی طور پر ان کی تربیت کا بندوبست کیا گیا۔ ہسپتالوں میں تپ دق کے وارڈوں کے اضافہ تشخیصی سہولتوں اور ہسپتالوں سے باہر رہ کر علاج معالجہ کروانے والوں کے لئے تپدق کے الگ طبی مراکز (CLINICS) کے قیام کی طرف توجہ دی گئی۔

تپ دق کو ختم کرنے کے سلسلہ میں اس نوع کے اقدامات کا سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔ چنانچہ مغربی پاکستان میں تپ دق کے علیحدہ ضلعی ہسپتالوں کی تعمیر۔ اضلاع کے گیارہ بڑے ہسپتالوں میں ایک ایک ٹی بی وارڈ کے اضافہ اور ساہیوال۔ کوئٹہ اور ڈاڈر کی صحت گاہوں کی توسیع و ترقی کے علاوہ پشاور اور ڈیرہ ڈویژن میں بی۔سی۔جی کے انسدادی ٹیکوں کے کام کو تیز کرنے کے لئے ۱۳۵۴۷۵ روپے کی رقم مخصوص کی گئی۔ اس کے علاوہ بی سی جی کے سولہ مستقل مراکز اور ضلع پشاور و ہزارہ کے لئے دو مستقل متحرک یونٹوں کا بندوبست بھی کیا جا رہا ہے۔ بی۔سی جی کے ٹیکوں کے سلسلہ میں اس وقت تک اڑھائی کروڑ افراد کو ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔

اس جدوجہد کے علی الرغم اس وقت فی الحقیقت عوام کے ذہنوں میں ان کے احساس فرض کو جگانے کی بھی بڑی ضرورت ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ کام ہوا ہے۔ اور کہیں کہیں تپدق کی روک تھام کی یہ تحریک انجرتی ہوئی بھی نظر آتی ہے لیکن جو تنظیم مہم درپیش ہے اس کے مدنظر اسے ایک نقطہ آغاز تصور کرتے ہوئے اگر انجمن بہبود مریضان تپدق ریڈ کراس سوسائٹی سوشل ویلفیر کی تنظیم اور دوسرے مخیر اداروں کی مساعی کو یکجا اور منظم کر کے اس مرض کے انسداد کو ایک قومی و ملی تحریک کی صورت دے دی جائے تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ اسے قطعی طور پر یہاں سے ختم نہ کیا جا سکے۔ اس باب میں انفرادی حیثیت سے مذکورہ اداروں کی زندہ مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔

اپوا کی شاخ پشاور نے اڑھائی سال کی مدت میں ۶۳ ہزار روپے جمع کئے اور تپ دق کے انسداد کے لئے ۵ منصوبے مرتب کئے۔ ملتان میں انجمن بہبود مریضان تپ دق نے اپنے مریضوں کے لئے پانچ ہزار روپے چندہ فراہم کیا اور ساٹھ مریضوں کا ان کے گھروں میں علاج معالجہ جاری رکھا۔

لاہور میں گلاب دیوی ہسپتال پاکستان سے قبل ایک غیر مسلم اکثریت کا قائم کردہ ہے۔ اپوا نے اس ہسپتال میں اپنے خرچ سے نئی مزید کاٹج تعمیر کرائے۔ جن کا افتتاح گذشتہ سال ماہ نومبر میں بیگم لیاقت علی خان نے کیا تھا۔ اس کے علاوہ پشاور میں روٹری کلب نے حال ہی میں ۱۶ ہزار روپے کے صرف سے ایک ٹی بی وارڈ تعمیر کیا ہے۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ تپ دق جہاں انفرادی حیثیت سے ایک جسمانی عارضہ کی حیثیت رکھتی ہے وہاں بڑے پیمانہ پر یہ ایک اہم معاشرتی مسئلہ بھی ہے۔ اگر منظم طور پر اس مرض کے انسداد کی طرف بھرپور توجہ دی جائے تو یورپی ممالک کی طرح بہت جلد پاکستان میں بھی اس مرض کو قطعی طور پر ختم کیا جا سکے گا۔ (ماخوذ)

---

# جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا خاص نمبر

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مقدس تقریب پر روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت اہم دینی مضامین پر مشتمل ہوگا اور تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔

بزرگان سلسلہ اور دیگر اہل قلم احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ چونکہ پرچہ کی تیاری اب شروع کی جا رہی ہے۔ اس لئے ازراہ کرم جلد سے جلد مضامین تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔ اس نمبر کی غیر معمولی طور پر وسیع اشاعت ہوتی ہے۔ لہذا مشتہر و ایجنٹ احباب بھی جلد سے جلد اشتہارات اور پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔

---

# گمشدہ کی تلاش

داؤد انور متعلم الیف۔ایس۔سی میڈیکل ٹی۔آئی کالج ربوہ۔ عمر ۱۷ سال۔ قد درمیانہ ناک پر پھوڑے کا داغ۔ خوش وضع۔ رنگ سنہری مائل۔ ۱۸ نومبر سے لاپتہ ہے اس کے والدین اور کالج سٹاف اس کے لاپتہ ہونے پر سخت پریشان ہیں۔ اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق علم ہو تو اطلاع دیں۔ یا وہ خود پڑھے تو بغیر کسی پریشانی کے کالج یا گھر پہنچ جائے۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ربوہ

---

# درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ اور چھوٹا بچہ نصیر احمد قریباً ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تمام پریشانیاں دور کرے۔ آمین

(احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل)

# وقفِ جدید کی تحریک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"تعاونوا علی البر والتقویٰ وقف جدید کی تحریک بھی ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے تمہارا فرض ہے کہ اسے کامیاب بنانے کی پوری کوشش کرو؟ (الفضل ۲۲ر جنوری ۱۹۵۸ء)

(انچارج دفتر وقف جدید)

## کیا یہ اسراف ہے؟

حصہ آمد کے موصی اصحاب کی ایک معقول تعداد ایسی ہے جنہوں نے دو دو چار چار سال کی بلکہ اس سے بھی زیادہ سالوں کی اپنی سالانہ آمد سے دفتر کو آگاہ نہیں فرمایا۔ اور فارمہائے اصل آمد پُر کر کے دفتر کو واپس نہیں کئے۔ یا دفتر کے بعض اور ضروری مطالبوں اور چٹھیوں کا جواب نہیں دیا مگر تعجب ہے کہ قواعد کے ماتحت دو تین مرتبہ یاد دہانیاں کرانے کے بعد جب ان سے بذریعہ رجسٹرڈ چٹھیوں کے دفتر کی طرف سے اپنا مطالبہ دہرایا جاتا ہے۔ تو پھر وہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ یہ اسراف ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ دفتر ان سے ہر رنگ میں خط و کتابت کرنے کے لئے مجبور ہے۔ اگر یہ اسراف ہے تو یہ اسراف کرانے کا موجب وہ خود بنتے ہیں۔ وہ اگر دفتر کے مطالبہ کو پہلی چٹھی کے جواب میں ہی پورا کر دیں یا دوسری مرتبہ یاد دہانی پر ہی جواب دیدیں تو دفتر کو یہ اسراف کرنے کا ہرگز کوئی شوق نہیں ہے۔ پس اس اسراف سے دفتر کو بچانا خود آپ کے اختیار میں ہے۔ ہمیں تو اس پر بھی افسوس ہوتا ہے۔ کہ رجسٹریوں کے بعد بھی جواب نہیں ملتا تو ایسے احباب کے متعلق امراء اور صدر صاحبان کو لکھنا پڑتا ہے جو ایک شکایت کا رنگ اور تکلیف دہ امر ہو جاتا ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) ماہ نومبر

ماہ نومبر کا رسالہ ریویو احباب کرام کی خدمت میں روانہ کیا جا چکا ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی تاریخ پیدائش کے متعلق ایک لطیف مقالہ اور ایک ڈچ دوست کے چند دلچسپ سوالات کے نادر جوابات جو خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لکھوائے ہیں اور ایسا ہی دوسرے عمدہ مضامین پر مشتمل ہے۔ انگریزی دان احباب خصوصیت سے منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔

دفتر ریویو پوری احتیاط اور چھان بین کے بعد احباب کرام کے نام رسالہ باقاعدگی سے بھجواتا ہے۔ مگر پھر بھی شکایات آتی رہتی ہیں۔ کہ فلاں مہینے کا رسالہ نہیں ملا۔ ہوسکتا ہے کہ احباب کی شکایت درست ہو۔ بک پوسٹ رسالوں کے متعلق سو فیصدی گارنٹی تو نہیں دی جا سکتی خصوصاً جبکہ راستے میں کئی قسم کے اتفاقات پیش آنے کا امکان ہو۔ مگر بعض ایسے احباب بھی ضرور ہیں۔ جو کسی جگہ تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مگر اپنے تبدیل ہو جانے کی اطلاع نہیں دیتے۔ اور پھر شکایت بھی کرتے ہیں کہ رسالہ نہیں ملا۔ اگر احباب کرام وقت پر اطلاع دے دیا کریں تو محکمانہ دادرسی کے لئے چارہ جوئی بھی ہوسکتی ہے۔ امید ہے کہ احباب اس طرف توجہ فرما دیں گے۔

(مینجر ریویو آف ریلیجنز)

## دعائے مغفرت

میرا نوجوان بیٹا مورخہ ۲۳ ؍ صبح پانچ بجے اس دارِ فانی سے رخصت ہو گیا۔ احباب سے اس کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مستری وزیر محمد جموں والا اقبال کالونی بگھا پٹڑی کراچی ۱۰)

# کفر و اسلام کی جنگ میں مالی قربانیوں کی ضرورت

ساٹھ ہزار سے زائد عیسائی مشنریوں کا لشکر جرار یلغار کرتا ہوا اسلام پر حملہ آور ہے اور توحید کی بجائے تثلیث کے آستانہ پر دنیا کو جھکانے کے درپے ہے۔ اسلام کو ملیا میٹ کر کے کفر و الحاد کو قائم کرنے کی کوشش میں ہے۔ سونے اور چاندی کے وسیع ذخائر اس غرض کے لئے امریکہ اور یورپ کی حکومتوں اور سرمایہ داروں نے وقف کر رکھے ہیں۔ اس کے بالمقابل صرف چند مجاہدین اسلام ہیں جنہوں نے ان کا مقابلہ کرنا ہے۔ اس کے لئے ہمیں اپنی بساط سے بڑھکر قربانیاں کرنا ہوں گی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں :۔

"آئندہ ہمیں کفر سے جو جنگ پیش آنے والی ہے وہ پہلی جنگوں سے بہت بڑھ کر ہوگی۔ اور اس میں پہلی قربانیوں سے بہت زیادہ قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اگر ہم وہ قربانیاں پیش نہیں کریں گے تو ہمارا انجام اچھا نہیں ہوگا اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور کبھی سرخرو نہیں ہو سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری جماعت کے ہر فرد کو بُرے انجام سے بچائے اور اسے قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ قیامت کے دن ہمارا اس کے حضور پیش ہونا ایک کامیاب اور بامراد اور باوقار خادم کی طرح ہو نہ کہ بے وفا اور ناکام اور غدار غلام کی مانند"

(فرمودہ ۵ار نومبر ۱۹۴۶ء)

تحریک جدید کے مالی جہاد کے ذریعہ سے اس جنگ کو کامیابی سے جیتنے کے لئے اور اسلام کی فتح نمایاں کے حصول کے لئے اسلامی مجاہدین کی جماعت تیار کی جا رہی ہے آپ کے لئے وقت ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر اس مالی جہاد کے لئے عظیم الشان اور قابل قدر قربانی کر کے اپنی سرخروئی اور نیک انجام کا سامان مہیا کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

## ثواب کا ثواب اور فائدے کا فائدہ

سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ :۔

"جہاں جہاں شہری جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ وہاں دوستوں کو ایجنسیاں قائم کرنی چاہئیں اور الفضل کی اشاعت بڑھانے میں مدد کرنی چاہیئے"

(الفضل ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۹ء)

آپ اپنے شہر میں الفضل کی ایجنسی قائم کیجئے اس طرح ایک تو آپ کو اپنے مقدس امام کے ارشاد پر عمل کرنے کی سعادت حاصل ہوگی۔ اور دوسرے الفضل کا پرچہ بھی ڈاک کے مقابلہ پر ایجنسی کے ذریعہ ایک دن پہلے آپ کو پہنچ جائے گا۔ اور آپ کو ثواب کا ثواب اور فائدے کا فائدہ حاصل ہو جائے گا

(مینیجر الفضل)

## شکریۂ احباب

میرے لڑکے عزیزم عطاء الٰہی سلیم ابن چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کھاریاں کی وفات پر بہت سے اصحاب جماعت کے نہایت ہمدردانہ تعزیت کے خطوط آئے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے اس لئے اخبار کے ذریعہ ان تمام احباب جماعت کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں مزید صدمات سے بچا دے اور پسماندگان کا ہر طرح خود ہی کفیل ہو۔ آمین

(خاکسارہ والدہ عطاء الٰہی سلیم از کھاریاں صدر لجنہ اماء اللہ بنت حضرت مولوی فضل دین صاحب مرحوم مغفور)

# وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ سیکرٹری مجلس کارپرداز کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**نمبر ۱۵۱۵۰:-** میں اقبال بیگم زوجہ چوہدری عبداللہ خاں صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور ضلع لائل پور حال نارووال ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۵-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت ذیل کی جائیداد کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں۔ جس کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

جائیداد حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ ۵۰۰/- بذمہ خاوند چوہدری عبداللہ خاں صاحب اس کے علاوہ ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ۱½ تولہ جس کی قیمت ۱۲۵/- روپے ہے اور ایک عدد انگوٹھی طلائی قیمت پچاس روپے یعنی کل رقم ۶۷۵/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں

العبد۔ نشان انگوٹھا اقبال بیگم زوجہ چوہدری عبداللہ خاں صاحب ساکن بہلولپور ضلع لائل پور حال نارووال ضلع سیالکوٹ

گواہ شد۔ عبدالحمید بٹ موصی ۲۲-۵-۵۸ نارووال ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:- ثناء اللہ بقلم خود بہلولپور والد موصیہ۔

**نمبر ۱۵۱۳۷:-** میں امۃ اللہ شمشاد بیگم زوجہ عبدالسلام صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ غازی خاں صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۵-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد زیورات طلائی تقریباً وزن تیرہ تولے قیمت ۱۳۰۰/- روپے ہے تفصیل زیورات درج ہے۔ کنٹھا طلائی ۳½ تولے چوڑیاں ۲½ تولے جھمر سوئی ایک تولہ کنگن ۳ تولہ لاکٹ ½۱ تولہ انگوٹھیاں ½۱ تولہ ماہوار آمد سلائی وغیرہ کے ذریعہ ۱۰/- روپے ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست ادا کرتی رہوں گی۔ حق مہر ۸۰۰/- بذمہ خاوند قابل وصول ہے مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی نیز میرے مرنے کے وقت جو میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی

الامتہا امۃ اللہ شمشاد بیگم بقلم خود بمعرفت امۃ اللہ ڈیرہ غازی خان

گواہ شد:- عبدالسلام خاوند موصیہ ولد محمد علی خان ذات بھٹی ڈیرہ غازی خاں بلاک ۳ نزد جامعہ مسجد

گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ حال وارد ڈیرہ غازی خان

## ننکانہ صاحب میں سات سو سکھ یاتریوں کی آمد

شیخوپورہ ۲۷ نومبر۔ شیخوپورہ سے تیس میل دور قصبہ ننکانہ صاحب کے تاریخی گوردوارہ "جنم استھان" میں سکھ مذہب کے روحانی پیشوا گورو نانک صاحب کا ۴۸۹ یوم پیدائش جوش اور عقیدت سے منایا گیا۔ جنم دن کی تین روزہ تقریب میں شرکت کے لئے حکومت پاکستان نے گوردوارہ پربندھک کمیٹی مشرقی پنجاب کی درخواست پر تقریباً سات سو سکھ یاتریوں کو خاص ویزے جاری کئے تھے۔ ان میں وہ سکھ یاتری بھی شامل تھے جو بھارت کے دور افتادہ علاقوں کے علاوہ ایران، افغانستان اور پاکستان کے سابق صوبہ سندھ اور سرحد سے آئے تھے۔ انہوں نے اپنے عقائد کے مطابق گورو نانک صاحب کے "جنم استھان" پر حاضر ہوکر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

یاتریوں کے اس جتھہ کے لیڈر سردار اودھم سنگھ ووسا نجھ جنرل سکرٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی مشرقی پنجاب و منیجنگ ایڈیٹر روزنامہ "اکالی پتریکا" جالندھر نے اخباری نمائندوں کو ایک انٹرویو کے دوران حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے اس تقریب میں شرکت کرنیوالے یاتریوں کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی۔

## گوادر کے پونے تین سو بھارتی باشندے

نئی دہلی ۲۷ نومبر۔ بھارتی وزیراعظم کے پارلیمنٹری سیکرٹری نے آج لوک سبھا میں بتایا کہ گوادر میں رہنے والے دو سو پچھتر بھارتی باشندوں نے پاکستانی شہریت اختیار کرلی ہے

الاہور ۲۷ نومبر سرکاری اطلاع کے مطابق خیرپور ڈویژن میں ۲۰ سے ۲۲ نومبر تک ہیضہ کی سات وارداتیں ہوئیں جن میں سے دو وارداتیں مہلک ثابت ہوئیں اسی طرح بوہری میں ہیضہ کی دو سو چھبیس وارداتیں ہوئیں حیدرآباد ڈویژن میں ضلع دادو سے بھی ۲۲ نومبر تک بیس وارداتوں اور بارہ اموات کی اطلاع مل چکی ہے۔

# لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کو چھوڑ دے گا۔ حقیقی اجماع تو ایک ناممکن چیز ہے درحقیقت سارے مسلمان سوائے قدر مشترک کے کسی ایک بات پر اکٹھے ہوتے نظر نہیں آتے اور قدر مشترک کے خلاف کوئی جاتا ہی نہیں مثلاً آج کوئی کہہ دے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے بغیر بھی انسان مسلمان ہوجاتا ہے تو سارے مسلمان کہیں گے کہ یہ شخص جھوٹ بولتا ہے۔ کیونکہ یہ بات قدر مشترک کے خلاف ہے سُنی بھی یہی کہتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے سے انسان مسلمان ہوتا ہے۔ خارجی بھی یہی کہتا ہے۔ حنفی بھی یہی کہتا ہے۔ شافعی بھی یہی کہتا ہے۔ مالکی بھی یہی کہتا ہے۔ حنبلی بھی یہی کہتا ہے۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ اہل قرآن بھی یہی کہتا ہے گو وہ محمدؐ کے معنے قرآن کریم کے لیتا ہے۔ مگر کہتا یہی ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ گو یا وہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے مراد تو قرآن کریم لیتا ہے لیکن قدر مشترک میں فرق نہیں کرتا۔ پس عمل کرتے وقت ہمیشہ یہ سوچا کرو کہ قرآن کریم کیا کہتا ہے یہ نہ پوچھا کرو کہ فلاں امام کیا کہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظالمون خدائی کتاب کے خلاف جو کوئی کام کرتا ہے وہ ظالم ہوتا ہے۔ قیامت کے دن کوئی امام خدا تعالیٰ کے سامنے تمہاری طرف سے جواب نہیں دے گا۔ تم آپ جواب دو گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایک قرآن تو اس کتاب میں رکھا ہے جو ہمارے پاس ہے اور ایک قرآن اس نے ہمارے دماغوں میں رکھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون۔ قرآن کریم کی ایک ورشن وہی ہے جو مخفی طور پر فطرت انسانی میں رکھ دی گئی ہے گویا ایک قرآن وہ ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔ اور ایک قرآن وہ ہے جو خدا تعالیٰ نے فطرت انسانی میں مخفی طور پر رکھ دیا ہے۔ یہ دونوں جب آپس میں مل جاتے ہیں تو وہ پکا قرآن ہوجاتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کی بھی لوگ تاویلیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر جب اس کی کوئی تفسیر فطرت صحیحہ کے مطابق ہو تو وہ صحیح سمجھی جائے گی۔ لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں تفسیر بارائے ہے حالانکہ اگر تفسیر بارائے قرآن کریم کے لفظوں کے ساتھ مل جاتی ہے تو وہ تفسیر بالرائے کس طرح ہوئی۔ رائے کے متعلق بھی تو انسان سمجھ سکتا ہے کہ وہ قرآن کریم کے مطابق ہے یا نہیں۔ اگر وہ قرآن کریم کے مطابق ہے تو اس کو غلط کہنے والا خود غلطی خوردہ ہوگا۔

## تبادلہ اراضی زرعی

میری زرعی اراضی تعدادی ۸ کنال اعلیٰ درجہ کی جس میں ایک راہٹ چاہ ہے اور ایک ایکڑ کا باغ ہے۔ دو فصلی نہر ہے۔ تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان میں واقع ہے۔ اس جگہ کی آبادی سو فیصدی اہل سنت ہے بدیں شرائط تبادلہ کرنا چاہتا ہوں (۱) میری اراضی کی حیثیت کی اراضی ہو۔ رقبہ میں کمی بیشی کرلی ہوگی (۲) چک یا موضع میں اکثریت آبادی احمدی ہو ۲۲-۱۱-۵۸۔ المشتہر مہر محمد یار نمبردار ڈاکخانہ باگڑ دریا معرفت عبدالحکیم ریلوے سٹیشن ضلع ملتان

## خریف کی فصلوں کی حالت معمول کے مطابق ہے

ملتان ۲۷ نومبر سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ سارے صوبہ میں ضلع ڈیرہ غازی خاں کے سیلاب زدہ علاقوں کے سوا خریف کی فصلوں کی حالت معمول کے مطابق ہے۔ موسم عموماً خشک رہا۔ صرف لاہور، شاہ پور، مردان اور راولپنڈی کے اضلاع میں چھینٹے پڑے۔ گندم، چنا اور جو سمیت ربیع کی فصلوں کی بوائی لاہور، سیالکوٹ، شاہ پور، لائلپور، بہاولپور اور رحیم یار خاں کے اضلاع میں جاری ہے۔ لاہور، سیالکوٹ، شاہ پور، بہاولپور اور ملتان کے ضلعوں میں فصل خریف کی کٹائی بھی ہورہی ہے۔ کپاس چننے (۳) اور (۵) اور گنا بیلنے کا کام ملتان، لائلپور، لاہور، سیالکوٹ، شاہ پور، بہاولپور اور رحیم یار خاں کے اضلاع میں بدستور جاری ہے۔

## انسداد رشوت ستانی کا بورڈ قائم کردیا گیا

لاہور ۲۷ نومبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے اعلیٰ اختیارات رکھنے والا انسداد رشوت ستانی کا ایک بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ رشوت ستانی کے مرتکب افسروں کے خلاف مکمل تحقیقات کرکے ان کے خلاف مناسب کارروائی کی سفارش کی جاسکے۔ بورڈ آف ریونیو کے ایک سابق رکن مسٹر اے کے مک سی۔ ایس۔ پی کو چار ارکان پر مشتمل انسداد رشوت ستانی کے اس بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے ڈائرکٹر محکمہ انسداد رشوت ستانی اس بورڈ کے رکن اور سیکرٹری ہوں گے۔ دوسرے محکموں کے دو اعلیٰ افسروں کو بورڈ کے ارکان کی حیثیت سے نامزد کیا جائیگا۔

## جامعہ احمدیہ ربوہ میں تقریری مقابلہ

جامعہ احمدیہ ربوہ میں مؤرخہ ۲۶ نومبر بروز بدھ مجلس علمی کے زیر اہتمام تقریری مباحثہ جامعہ کے طالب علم مسعود احمد صاحب جہلمی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ بحث کا موضوع تھا ہر کسی معاشرہ کی خرابی کا باعث صحیح قیادت کا فقدان ہے۔ اس مباحثہ میں بارہ طلباء نے حصہ لیا۔ جج صاحبان کے فیصلے کے مطابق جمیل الرحمٰن رفیق اوّل قرار پائے نیز قاضی نعیم الدین اور قریشی محمد اسلم نے علی الترتیب دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔ منصفی کے فرائض مکرم جناب قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب اور مسعود احمد صاحب نائب ایڈیٹر الفضل نے ادا کئے۔

(سیکرٹری مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ)

## درآمدی تاجروں کو مارشل لا کے تحت انتباہ

کراچی ۲۸ نومبر۔ مارشل لا کے ناظم اعلیٰ کے ہیڈ کوارٹرز سے ایک اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ مارشل لا کے قاعدہ نمبر ۲۴ کے تحت تمام تھوک فروشوں اور درآمدی تاجروں سے کہا گیا ہے کہ وہ بتائیں کہ ان کے پاس ...

... سے آیا ہے بندرگاہ میں اترتے وقت اس کی قیمت کیا تھی

سرکاری اعلان میں واضح کیا گیا ہے کہ جو کوئی تاجر اس ہدایت پر عمل نہیں کرے گا اس کے خلاف سخت ...

## نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن
# ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے زیر دستخطی کو ۴ دسمبر ۱۹۵۸ء کے دو بجے بعد دوپہر تک تقسیم شدہ شیڈول آف ریٹ کے مطابق پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر مجوزہ فارم پر ارسال کئے جانے چاہئیں۔ یہ فارم دفتر ہذا سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب مندرجہ بالا تاریخ کے ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی دن دو بجے بعد دوپہر برسرعام کھولے جائیں گے۔

| کام | تخمینہ لاگت | زرضمانت جو ڈی پی ایم لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا | عرصہ تکمیل کام |
| --- | --- | --- | --- |
| (۱) شاہدرہ۔ نارووال سیکشن میں سیلاب اگست ۵۸ء کے نتیجے میں رونما ہونے والی ٹوٹ پھوٹ کی خصوصی مرمت میل نمبر ۶-۷/۴۳ اور ۱۱-۸/۴۳ میں پشتے اور نالہ ڈیک (?) کی تعمیر اور میل ۴۱ سے ۴۶ تک ندی کے کنارے کی چنائی۔ | روپے ‎-/۷۰۰۰ | روپے ‎-/۱۴۰۰ | ۴ چار ماہ |

(۲) جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں۔ وہ اپنی مالی حالت اور تجربہ سے متعلق اسناد وغیرہ ہمراہ لاکر اپنے نام ۴ دسمبر ۵۸ء سے قبل درج کرائیں۔

(۳) مفصل شرائط و کوائف اور تقسیم شدہ شیڈول آف ریٹ اور تخمینہ جات وغیرہ کسی بھی کام کے دن دفتر زیر دستخطی میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ ٹھیکیداروں کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ مطلوبہ زرضمانت ۴ دسمبر ۵۸ء سے قبل ہی ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرادیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ نرخ پورے پورے روپوں میں تحریر کریں روپے آنے پائیوں میں تحریر کردہ نرخ مسترد کر دیئے جا سکتے ہیں۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور

## ایک نہایت ہی اہم بالشان اور معرکۃ الآراء تالیف
# "شانِ قرآن"

مؤلف۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی۔
ناشر۔ احمدیہ کتابستان ربوہ۔

اس ضخیم و حجیم، نفیس و دیدہ زیب کتاب میں قرآن پاک کے عاشق صادق اور سلطان القلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تمام دلآویز و پُرشکوہ تحریریں خواہ وہ عربی میں ہیں یا فارسی میں۔ اُردو میں ہیں یا نظم و نثر کی صورت میں جو حضور پُرنور نے قرآن کریم کی مدح و ثناء اور اس کے حسن و جمال اور شوکت و کمال کے اظہار میں وقتاً فوقتاً مختلف موقعوں پر اپنی مختلف کتابوں میں رقم فرمائیں وہ سب کی سب بڑے سلیقہ اور احسن ترتیب کے ساتھ اس میں جمع کر دی گئی ہیں۔ اور ساتھ ہی عربی اور فارسی کلام کا آسان اُردو ترجمہ بھی لکھ دیا ہے۔ مزید برآں عربی اشعار اور دوسری عبارتوں پر اعراب بھی لگا دیئے گئے ہیں۔ تاکہ پڑھنے والے صحیح طور پر پڑھ سکیں۔ اور ان کے مطالب عالیہ سے بآسانی واقف و آگاہ ہو سکیں۔

بفضلہٖ تعالیٰ اس موضوع پر یہ ایسا شاندار ریکارڈ جمع ہو گیا ہے کہ جو یقیناً اور کسی جگہ سے بھی نہ مل سکے گا۔

اس کتاب کے جواں سال اور باہمت مؤلف و مرتب نے جہاں تک ان کے امکان میں تھا بڑی محنت اور عرقریزی کے ساتھ یہ کام سرانجام دیا ہے۔ اب دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اس حقائق و معارف سے لبریز۔ پُرکیف اور دلنواز کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر کے عند اللہ و عند الناس ماجور ہوں۔ کتابت شروع ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ تک یہ بلند پایہ اور گرانقدر تالیف چھپ کر مارکیٹ میں آجائے گی۔

غالباً اس کا حجم ساڑھے تین سَو صفحہ کے لگ بھگ ہوگا۔ کاغذ اعلیٰ۔ لکھائی چھپائی عمدہ اور دیدہ زیب۔ جلد خوبصورت اور مضبوط ہوگی۔ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف اڑھائی روپیہ فی جلد ہوگی۔ لیکن پچاس یا اس سے زیادہ کے خریداروں سے صرف دو روپیہ ہی وصول کی جائے گی۔

"تبلیغ ہدایت" کا ساتواں ایڈیشن بھی چھپ رہا ہے۔ اس کی قیمت بھی فی جلد ۲ روپے ہے۔ احباب عند الضرورت وہ بھی منگوالیں۔

خاکسار:۔ مینیجر احمدیہ کتابستان ربوہ